مسلمانوں کے فلسفیانہ افکار

پروفیسر محمد سعید شیخ

اس کتاب میں معتزلہ، اشاعرہ، صوفیا اور اخوان الصفا کے معتقدات و مسائل کی توضیح و تشریح کے بعد نویں صدی ہجری تک کے مشاہیر مسلمان فلاسفہ کے نظریات اور مدرسہائے فکر کو جدید فلسفہ اور سائنس کی زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف نے مستشرقین کی پھیلائی ہوئی ان غلط فہمیوں کا کڑا محاسبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کا فلسفہ مختلف قدیم فلاسفہ سے مستعار لیے ہوئے خیالات و آرا کا محض ایک ملغوبہ تھا یا یہ کہ مسلمان فلاسفہ زیادہ سے زیادہ یونانی فلاسفہ بالخصوص ارسطو، افلاطون، فلاطینوس وغیرہ کے صرف شارح اور مقلد ہی تھے۔ مصنف کے نزدیک فلاسفۂ اسلام کی غیر معمولی ذہنی و فکری صلاحیتوں اور ان کی فلسفیانہ کاوشوں کی جدت و ندرت سے انکار مغربی مصنفین کی محض ہٹ دھرمی اور ایک کھلی ہوئی ناانصافی ہے۔

فاضل مصنف نے جا بجا اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر پوری علمی دیانت داری سے کام لیا جائے تو مسلمان الٰہین اور فلاسفہ کے نظامہائے فکر میں جدید مغربی فلاسفہ کے نظریات کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ مثلاً ڈیکارٹ کی منہاجی تشکیک، اسپنوزا کی عینیت و تصوریت، لائبنٹز کا نظریۂ کائنات، کانٹ کی عقلِ محض کے منطقی تناقضات اور مابعد الطبیعیاتی لاادریت، ہیگل کی ہمہ عقلیت و عینیتِ مطلقہ، ہیوم کا انکارِ علیت، برگسان کا نظریۂ تخلیقی ارتقا وغیرہ۔ یہ سب تصورات اور نظریات ایسے ہیں جن کی طرف ہمارے اسلاف کی کتابوں میں واضح اشارات ملتے ہیں۔ چنانچہ مصنف نے مختلف حوالہ جات اور تعلیقات سے اپنے اس دعویٰ کی تصدیق و توثیق کی ہے۔ مزید برآں کتاب کے آخر میں ایک جامع اور نہایت کارآمد کتابیات کا اضافہ کر کے مصنف نے اس سمت میں مزید تحقیق و تفتیش کے امکانات کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔

(زیرِ طبع)

سیکرٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور